یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352

اہلحدیث

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے ‌ ‌ ‌ ‌ سے
روساء و جاگیرداروں سے ‌ ‌ للعہ
عام خریداروں سے ‌ ‌ عـہ
غیر ممالک سے ‌ ‌ ۹ شلنگ
‌ ‌ ششماہی ۴ شلنگ
انڈیا والوں سے ‌ ‌ عـہ

اُجرت اشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

امرتسر یوم جمعہ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق یکم مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

اجتہاد اور تقلید

اہلحدیث مورخہ ۲۸ جنوری میں اس مضمون کو یہاں تک پہنچایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن و حدیث سمجھنے کے لئے جو اصول مقرر کئے ہیں وہ کتب اصول میں مذکور ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہو کہ الفاظ کی تقسیم یوں کرتے ہیں۔ عام۔ خاص۔ مشترک اور مؤول ان میں سے عام اور خاص کی بحث مفصل ہو چکی ہے۔ اور ان کے متعلق بھی بتلائے گئے ہیں۔ اس سے بعد اسی ضمن میں اخبار اہل فقہ کی دست اندازیوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔ اسلئے اب ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں۔ عام اور خاص کے بعد تیسرا مرتبہ مشترک اور مؤول کا ہے **مشترک** لفظی کی تعریف علماء اصول نے یوں کی ہے ما وضع لمعنيين او لمعان مختلفة الحقائق - اصول شاشی یعنے مشترک لفظ اسکو کہتے ہیں۔ جو دو یا کئی ایک مختلف معانی کے لئے وضع ہو۔ اسیطرح کتاب حسامی میں ہے المشترك وهو ما اشترك فيه معان او اسام لا على سبيل الانتظام۔ یہی تعریف تمام کتب اصول میں ہے۔ جس سب کا مطلب ہے کہ مشترک کا لفظ وہ ہے۔ جو متعدد معانی کے لئے وضع ہو۔ لفظ مشترک کا حکم یعنی نتیجہ بھی علماء اصول نے ان لفظوں میں بتلایا ہے حکمه التوقف فيه بشرط التأمل ليترجح بعض وجوهه (حسامی) یعنے مشترک کا حکم یہ ہے۔ کہ اس میں غور اور تامل کرنے کے لئے توقف کیا جاتا ہے۔ تاکہ اوسکی مختلف وجوہ میں سے کوئی وجہ ترجیح پا جاوے۔ مثال اوسکی لفظ جاریہ ہے۔ جسکے معنے کئی ایک ہیں۔ لونڈی، چشمہ، بیٹری وغیرہ پس اگر ایسا لفظ کسی کلام میں بلا قرینہ آجاوے تو وہاں ہم توقف رہیگا۔ جبتک کہ اسکے لئے کوئی جانب ترجیح کی نہ پائی جاوے۔ باعث ترجیح اسی کلام میں ہو۔ یا خارج ہو۔ مثلاً اگر کلام یوں ہے۔ کہ رأيت الجارية تجري میں نے جاریہ کو جاری دیکھا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ جاریہ سے مراد یہاں چشمہ ہے یا اسی قسم کا کوئی اور قرینہ ہو۔ تو اوسکی وجہ سے وہی معنے ترجیح پا جائینگے۔

مؤول اسی مشترک لفظ کا دوسرا نام ہے۔ جب وہ کسی قرینہ سے کسی جانب کو ترجیح پا جاوے۔ چنانچہ **نور الانوار** میں ہے المؤول ما ترجح من المشترك بعض وجوهه بغالب الرأی یعنی مؤول وہ مشترک لفظ ہے جسکی بعض وجوہ کسی قرینہ سے ترجیح پا جائیں۔ حقیقۃ مشترک اور مؤول ایک ہی لفظ ہے جو قبل از تعیین کسی جانب کے مشترک ہے۔ اور بعد تعیین کے مؤول ہے

نتیجہ کہ اس بحث کا اسجگہ ایک ضروری مسئلہ قابل ذکر ہے کہ قرآن شریف میں

ahmadimuslim.de

اسماء الٰہی کئی ایک آئے ہیں مثلاً سمیع - بصیر - رؤف - رحیم وغیرہ یہی اسماء خدا تعالیٰ کے لئے بھی آئے ہیں - اور یہی مخلوق کے لئے بھی - علماء نے لکھا ہے کہ جو اسماء الٰہی مخلوق پر آ گئے ہیں - وہ حقیقت میں مشترک لفظ کی قسم سے ہیں۔ چنانچہ مالابد کے دیباچہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی فرماتے ہیں۔

یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال ہیچکس را در ہیچ امر باوی شرکت نیست نہ در وجود و حیات از جنس وجود و حیات ما شبیہ است و نہ علم او شبیہ علم شان و نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام مخلوقات مجانست و مشارکت غیر از مشارکت اسمی ہیچ مجانست و مشارکت ندارد و صفات و افعال او تعالیٰ ہم در رنگ ذات او سبحانہ بیچون و بیچگون است

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ سمیع - بصیر - رؤف - رحیم وغیرہ اسماء جن معنے سے خدا پر بولے جاتے ہیں - وہ اور معنے ہیں - اور جن معنے سے مخلوق پر بولے جاتے ہیں - وہ دوسرے معنے ہیں - کیونکہ خدا کی صفات سمیع - بصیر وغیرہ سب ذاتی اور اپنی ہیں - مگر مخلوق کی سب صفات خالق کی بنائی ہوئی ہیں - اسلئے ان دونوں میں کوئی مجانست یا مشارکت نہیں ہو سکتی الغرض ؎

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

لیکن جن معنے سے یہ اسماء خدائے ذوالجلال والاکرام پر بولے جاتے ہیں قرآن مجید میں ان کا حصر خدا ہی کے لئے کیا گیا ہے - چنانچہ سورہ طٰہٰ میں صفات کاملہ کے بیان کرنے کے بعد فرمایا - لہ الاسماء الحسنی عربی قاعدے کے مطابق الاسماء الحسنی مبتدا ہے اور لہ خبر مقدم ہے - اور علم معانی کا قاعدہ ہے کہ تقدیم ما حقہ التاخیر یفید الحصر یعنے پچھلے لفظ کو پہلے لانے سے حصر کا فائدہ حاصل ہوتا ہے - اس لحاظ سے آیت موصوفہ کا ترجمہ یہ ہوا کہ تمام اسماء حسنی مخصوص ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے - پس جو لوگ رؤف رحیم وغیرہ اسماء کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر استعمال ہونے سے یہ نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ آنحضرت بھی چونکہ اسماء الٰہی سے سرفراز ہیں اسلئے آپ سے التجا کرنا یا مدد مانگنا جائز ہے یہ خیال انکا نہ صرف قرآن مجید کے برخلاف ہے - بلکہ اصول فقہ اور تصریحات فقہاء کے بھی مخالف ہے - کیونکہ فقہاء کے اصول کے مطابق اسماء الٰہی مشترک ہیں اور مشترک جب کسی قرینہ سے ایک معنی میں ترجیح پا جائے - تو دوسرے معنے میں نہیں جائیگا قرآن شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسماء حسنی ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے محصور اور مخصوص ہیں - پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسماء مذکورہ بجز خدا کے کسی اور مخلوق پر بھی حقیقی بولے جائیں جن معنے سے خدائے ذوالجلال پر بولے گئے ہیں - ہرگز نہیں سچ ہے ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

مگر جو لوگ اپنے اعمال اور اعتقاد کو قرآن و حدیث کے برخلاف رکھتے ہی کے خوگر ہیں انکا کیا علاج ؟ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ✣ اینست جوابش کہ جوابش ندہی

(باقی باقی)

شیعی سوال

بخدمت جناب مولانا صاحب ! السلام علیکم بعدہ عرض خدمت ہے کہ ایک شیعہ مولوی نے رسالہ اللواء الاہل الولاء میں تدفین حضرات شیخین کی بابت یہ عبارت تحریر کی ہے - ہم جواب کے لئے بعینہ نقل کرتے ہیں - عبارت یہ ہے :-

" پس واضح ہو کہ تدفین شیخین+ میں جو خانہ مطہرہ پیغمبر علیہ السلام میں بلا اذن ہوا ہے فرق اور تفاوت بین ہے - کیونکہ زمین کربلا میں دفن ہونا امام حسین علیہ السلام سے باذن اور شرعاً مجاز ہے - اور دفن ہونا غیر کا خانہ پیغمبر علیہ السلام میں در حضور و غیاب بلا اذن پیغمبر قطعاً ممنوع اور منہی عنہ ہے - بقولہ تعالیٰ لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم - پس تدفین شیخین حرام اور مغصوب محض ہے اسی لئے کہ شیخین کو کسی قسم کا حق تملیکی یا وراثتی وہاں حاصل نہ تھا اور نہ وارثان حقہ یعنے اہل بیت سے اذن حاصل کیا تھا - اور نہ ایسی تقسیم عمل آئی تھی کہ بحصہ زوجتین ان کے اذن سے دفن ہوتے اور اگر بموجب ابوبکر لا نورث ولا نورث جو واسطے انکار کرنے حقوق فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا مثل فدک وغیرہ کے حدیث وضع کی تھی - اس خانہ کو بھی صدقہ قرار دیا تھا - پھر کیوں اس روضہ شریفہ میں دفن ہوئے - نہ اہل بیت طہارت و عصمت سے اذن حاصل کیا نہ تمام مسلمانوں سے - خلاصہ یہ کہ فدک و خلافت کے خانہ نبوی کو بھی تصرف کر کے دفن ہوئے - اور ایسا دفن ہونا یا قریب ہونا کچھ فائدہ مند ان کے واسطے نہیں ہے - آیا نہیں دیکھتے ہو - کہ کفار و منافقین کو جو ایسے میں قرب سکنت و مجاورت و مدفنت قدیم سے حرمین میں رکھتے تھے - ہرگز انکو فائدہ نہیں پہنچا ہے - چنانچہ متفق روایت ہے - من غصب ارضاً طوقہ اللہ خاصبا یوم القیٰمۃ پس باطل کو شاہد مماثل حق تمثیل دینا ہیں باطل ہے - تمام زمین اور پانچ دریا اور خمس دینا حق مہر فاطمہ کا با حادیث متفقہ ثابت ہے - چنانچہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں لکھا ہے - عن ابن عباس قال قال علیہ السلام یا علی ان اللہ

+ شیخین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو کہتے ہیں - ایڈیٹر

اسلام و برٹش لاء یعنی اسلامی و انگریزی قانون کا مقابلہ اسلامی قانون کی فضیلت قیمت ۴ر السلام علیکم قیمت ار مینجر اخبار اہل حدیث امرتسر

زوجك فاطمة وجعل صداقها الارض فمن مشى عليها مبغضا الله ومشى حراما

اور دریائے دجلہ و فرات و جیحوں و سیحون و خمس دنیا حق تعالی نے فاطمہ کو حق مہر میں دیا ہے۔ چنانچہ باحادیث مستفیضہ ثابت ہے۔ باوجود ان احادیث کے کیونکر زمین عراق جگہ تدفین شہدائے کربلا و غصب ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات شہدائے باذن امام حسینؑ دفن ہیں۔ اور حضرات شیخین بلا اذن تدفین ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ مخالفین علیہ السلام جو بلا اذن علیہ السلام رہ۔ جو زمین میں مدفون ہیں الی الآباد عذاب میں رہیں گے (اڈیٹر۔ خور بخشاں بارندہ خواہندہ مقبلاں را زوال نعمت وجاہ)

سوال دوم۔ شیعہ اپنے رسالہ اللوا میں لکھتا ہے کہ جو حدیث کوثر کے متعلق بخاری کتاب الرقاق میں صحابیوں کے حق مروی ہے اُس سے کون صحابی مراد لئے جائینگے حدیث ماخوذ یہ ہے:۔ قال صلعم ليردن على يوم القيمة رهط من اصحابي انا اعرفهم وهم ليعرفوني فيؤخذون ذات الشمال فيزدوني فاقول يارب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فلم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول سحقا سحقا لمن غير دين اي بعدي - پس اگر یہ حدیث صحیح بخاری صحیح ہے تو کہو اصحابؓ کفر وارتداد جو خود بحضور نبوی ہوں وہ کتنے اور کون ہیں۔ اس سے مخصوص فرقہ اہل حدیث ہو۔ حدیث ثانی بخاری کی جو غزوہ حدیبیہ میں ہے۔ وہ یہ ہے:۔

قال البراء بن عازب فقلت طوبى لك صحبت رسول الله وبايعته تحت الشجرة فقال له يا ابن اخي انك لا تدري ما احدثنا بعده الخ وہ کون کون تھے۔ تفصیل جماعت صحابہ مستبدہ میں دیکھنی چاہو۔ تو کتاب عمرو جاحظ و ابن ابی الحدید و فصول اولیات مشائخ ثلثہ و تاریخ الخلفا سیوطی دیکھو اور ابن سعد ملاحظہ کرو یہ سب آئمہ اہلسنت والجماعت کی مرویہ ہیں۔

سوال تیسرا شیعہ لکھتا ہے کہ زمین کربلا معلی امام حسینؑ نے مالکان سے خرید کر جملہ اہل تشیع کے تدفین کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ زمین بنجر تھی۔ اور بعد اسلام کے چند لوگوں نے واہی تھی۔ تو بہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو ہے وہ ہی مالک ہے۔ ممکن ہے کہ امام حسین نے اُن سے خرید کر وقف کر دی ہو۔ بلکہ اوسنے شبعہ زور شور سے ثابت کیا ہے بوجہ طول عبارت ہم صرف اتنی عبارت پر اکتفا کر کے آپ کی شفقت سے پرچہ اخبار میں جواب طلب بآیات حدیث فریقین کی کتابوں سے طلب کرتے ہیں۔ ہمارے اسجگہ چند شیعہ کا یہ عقیدہ ہو رہا ہے اگر آپ جواب کافی عنایت فرما دینگے۔ اگر پرچہ میں تحریر فرمادیں تو رسالہ بھی آپ کو روانہ کر دیتا ہوں۔ جو تعداد میں ۳۲ صفحہ کا رسالہ ہے آپ جواب لکھ کر شائع کردیں۔ مگر الحال صرف اس مضمون کی تردید آئندہ پرچہ میں درج فرما دیں۔

جواب:۔ شیعوں کا اگر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حضرت امیر پر عداوت ہوتی تو انصاف کرتے۔ جس حدیث کو سوال میں صدیق اکبر کی بناوٹ بتلایا ہے وہ خود شیعوں کی معتبر کتابوں میں خود آئمہ اہل بیت کی روایت سے موجود ہے۔ پہلے ہم اہل سنت کی روایت صحیح بخاری سے نقل کرتے ہیں۔ پھر شیعوں کی مستند کتاب کلینی سے بتلا دینگے۔ بخاری کے الفاظ یہ ہیں:۔ کہ حضرت

قال ابوبكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة (كتاب الفرائض)

ابوبکر نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہم (نبی) ایسا اپنا وارث نہیں کیا کرتے ہیں۔ بلکہ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

اب سنئے! شیعوں کی معتبر کتاب کلینی کے الفاظ یہ ہیں:۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں

عن ابي عبد الله ان العلماء ورثة الانبياء وذلك ان الانبياء لم يورثوا درهما ولا دينارا وانما اورثوا احاديث من احاديثهم فمن اخذ بشيء منها اخذ حظا وافرا

علماء انبیاء کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑا کرتے سوائے اپنی احادیث کو کچھ بھی ورثہ نہیں چھوڑتے پس جو کوئی اُن احادیث کو لیتا ہے ایک حصہ عظیم لیتا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما ولكن اورثوا العلم فمن اخذ منه اخذ حظا وافرا (كليني كتاب العلم)

پیغمبر خدا نے فرمایا ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ کیونکہ انبیاء درہم و دینار ورثہ میں نہیں چھوڑتے۔ بلکہ علم ورثہ چھوڑا کرتے ہیں۔ پس جو کوئی اس علم کو لیتا ہو وہ ایک بہت بڑا حصہ لیتا ہے۔

بتلائیے! شیعوں کی روایات میں جو ائمہ اہل بیت کے ذریعہ سے خود ان کی معتبر کتابوں میں منقول ہیں۔ اہل سنت کی حدیث سے جو صدیق اکبر کی روایت سے آئی ہے۔ کیا فرق ہے۔ دونوں روایتوں کے الفاظ گو مختلف ہیں مگر مضمون سب کا ایک ہے۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی وراثت مالی نہیں ہوتی۔ پس اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس حدیث کے بیان کرنے سے کوئی جرم لاحق ہوتا ہے۔ تو ائمہ اہل بیت بلکہ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں یہ حدیث بیان فرمائی۔ پس سارا جواب تو اسی حدیث سے حاصل ہو گیا۔ اگر کوئی ماننے تو یہی کافی ہے۔ اہل بیت سے اجازت تو سب لیتے۔

یکم مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

[illegible]

... باقی رہیں احادیث مرقومہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ کو باہر تمام زمین کر دیا ہے۔ یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں کوئی روایت بقاعدہ محدثین خصوصاً اہل سنت محدثین کے طریق پر کوئی بھی ثابت نہیں حضرت فاطمہ کا مہر اہل سنت کے ہاں پانچسو درہم ثابت ہے۔ بھلا تمام زمین اگر حق بہ خدا کی ہے ان الارض للہ اور اگر بفرض محال خود حضرت علی کی طرف سے مہر مقررہ ادا کر دیا تھا۔ تو زمین ساری مع دریا جیحوں وغیرہ حضرت فاطمہ کی ملکیت میں آگئے تھے۔ یا للعجب وضیعتہ الادب۔ افسوس ایسی خوش اعتقادی نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا +

(۲) حدیث میں جو آیا ہے کہ میرے اصحاب حوض کوثر پر میرے پاس آویں گے تو میں ان کو دھتکار دونگا۔ ان اصحاب سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت سے شرف صحبت پایا تھا۔ کیونکہ ان کی بابت تو قرآن شریف میں بشارت آچکی ہے۔ غور سے سنیئے! محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا یعنے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ اور ان کے ساتھ والے ایسے ہیں کہ کافروں کے مقابلہ پر تو سخت ہیں۔ آپس میں رحم دل ہیں۔ ان کے چہرہ پر رکوع سجود کے نشان ہیں۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی تلاش میں ہیں۔

اس امت سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیت لفظوں میں تو لیت ہے۔ اسلئے حدیث مذکورہ میں وہ لوگ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں۔ جنہوں نے بعد آنحضرت کے مختلف قسم کے خیالات اور اعتقادات دل و دماغ میں رکھے۔ جنہوں نے آپ کے یار غار کو معاذ اللہ منافق جانا جنہوں نے ان کو سوز عشر ادا والا کو کافر کہا۔ ایسے ایسے لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

(۳) امام حسین رضی اللہ عنہ نے زمین کربلا خرید کر وقف کر دی ہے تو بعد ثبوت صحیح ملنے کے ہم کہینگے چشم ما روشن دل ما شاد۔ بہت خوب جائے وہاں ہی دفن ہو گئے ہیں کیا اس سے ملال اور کیا نزاع +

اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کو اہل بیت کی محبت میں غلو کرنے سے ایسی ایسی باتیں سوجھتی ہیں جیسی کوئی لیجسلیٹیشن (مذہبک) حسب انتظام مملکت

... زیادہ ... ہو جاتا ہے۔ تو بہت سی ادہر ادہر کی بہکی بہکی باتیں ... ہو جاتی ہیں۔ یہی حال شیعوں کا ہے۔ پس تم ان سے کلینی کی حدیث کا جواب مانگو۔ جبتک جواب نہ دیں نہ چھوڑو +

رسالہ اصلاح کا اڈیٹر بھی توجہ کرے جو حدیث صحیح کو موضوع کہتا ہو +

اہل حدیث پر ناجائز اتہام

(شحی)

کیوں نہ ٹھہریں ہدف ناوک بیداد کہ ہم
خود اٹھا لاتے ہیں جو تیر خطا ہوتا ہو

اخبار اہل فقہ نے چونکہ جماعت اہلحدیث (کثرہم اللہ) کو بدنام کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اسلئے وہ اور اوسکے اصلی اور فرضی نامہ نگار بھی اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ جسطرح ہو جماعت اہلحدیث کو بدنام کیا جائے۔ چنانچہ ۔۔۔ فروری کے پرچہ میں ایک خبر ان الفاظ میں درج ہوئی تھی۔

"غیر مقلدوں کی بیجا حرکت ا۔ ملک بار میں تنازع فاتحہ خلف الامام میں جناب مولوی عبداللہ کو ٹلی ضلع جالندھر سے ہوا۔ غیر مقلدین مباحثہ سے تنگ آکر مولوی صاحب موصوف کو دہوکا سے باہر لیگئے اور انکا دست راست پورا کاٹ دیا اور دست چپ کو بھی زخمی کیا۔ تندو زبان بھی کاٹ ڈالی۔ مولانا موصوف شفاخانہ کلان لاہور میں ہیں اور بہ حالات میں ہیں "

اس خبر کو پڑھکر ہمیں سخت صدمہ ہوا۔ کہ اہلحدیث کا کون ایسا شقی ازلی ہوگا۔ جسنے خلاف حکم خدا و رسول کے ایسا فعل شنیع کیا مگر چونکہ راقم مضمون اور خود اڈیٹر اہل فقہ کا اپنا اندرونہ اون کی تکذیب کرتا تہا۔ اسلئے اونہوں نے پورا پتہ نہ لکھا تاکہ تحقیق نہ ہو سکے۔ مگر خدا کی شان خدا کے سامنے تو کوئی جادو نہیں چل سکتا۔ ہمارے ایک نامہ نگار نے لاہور سے اسکی تفصیل رپورٹ ہمیں بھیجی۔ جو درج ذیل ہے :-

"جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد آنکہ میں نے سنا ہے۔ کہ اخبار اہل فقہ نے ایک مضمون اس طرح شائع کیا ہے کہ ایک مولوی عبداللہ ضلع لاہور تحصیل شرقپور میں وہابیوں کے ساتھ کسی مسئلہ میں مباحثہ ہوا اور غالب آیا اور وہابی لوگ مغلوب ہوئے تو وہابیوں کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے مولوی عبداللہ کو مارا۔ اور اسکے ہاتھ کاٹ دیئے۔ ایک کچھ باقی رہا اور ناک بھی کاٹ دیا اور زبان بھی کاٹ ڈالی۔ اور خوب مارا۔ پھر پولیس کو خبر ہوئی۔ لاہور کے

شفا خانہ مین لائے - ناک کو ڈاکٹر صاحب نے سی دیا اور ایک ہاتھ بھی سی دیا اور ایک بالکل کاٹ دیا - غیر اسکو کچھ آرام آگیا - اب مین انہو استاد صاحب مولوی غلام احمد صاحب کا بیان اپنے کانون سنا ہوا لکھتا ہون - اس مولوی نے دیوبند مین تحصیل علم کیا ہے - وہ اب ایک گاؤن مین رہتے تھے - وہان لڑکون اور لڑکیون کو پڑہاتے تھے - خود حنفی مذہب تھے - قصہ یہ ہوا کہ ایک لڑکی نوجوان کے ساتھ دوستی ڈال لی - اور جو کچھ ملا گرہ کا آتا - اسی کے حوالے کردیتے تھے - چنانچہ اسکے والدین اور اسکے خاندان رشتہ دارون کو پتہ ملا - کہ یہ مولوی ہماری لڑکی پر عاشق ہے - انکو غیرت آئی - انہون نے کچھ داؤ لگایا مگر نہ چلا - منع کیا وہ باز نہ آئے - اور ہمیشہ کہا کرتے جو کچھ کرنا ہے مین عاشق ہون مرجانا منظور ہے لیکن جدائی منظور نہین - غیر وہ غیرت والے تھے انہون نے ایک روز باہر بلا کر مولوی صاحب کو گرالیا اور گردن پر پاؤن رکھکر زبان مبارک کو باہر نکال لیا - اور ڈر سے کے صاحب زبان کٹ جاوی (مگر اچھی طرح کاٹی نہ گئی) اور تو ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا - پھر ناک مبارک کاٹ ڈالا - اور بعد اسکے دست مبارک کی باری آئی - اسکا بھی کام تمام کردیا - مولوی صاحب بیہوش ہوگئے - پھر ہوش آئی - گاؤن کو خود چھاگ گئے - پھر پولیس نے لاہور مین پہنچا دیا - ملزم اب حوالات مین ہین تحقیقات ہورہی ہے - قاتل تو وہابی تھے نہ غیر مقلد تھے بلکہ حنفی المذہب پکے حنفی مگر غیرت مند - دیکھئے ان کو کیا حکم ہوتا ہے ؛

(راقم از سلام لاہور)

(ایڈیٹر) اہل فقہ کو اب معلوم ہوا ہوگا جو واقع کیا ہے - اسکے بیچارے معشوق کا نقشہ یہ ہوا کہ ؎

ہم دم سے گئے ہمدم کیلئے ہمدم کی قسم ہمدم نہ ملا

کیا دل کو یہ داغ نصیب ہوا مرہم بھی گیا مرہم نہ ملا

اہل تقلید پر چند سوال

چند سوال جو ذیل مین ہین ایڈیٹر اہل فقہ ونیز دیگر مقلدین سے ہین -

براہ مہربانی اپنے اخبار اہلحدیث مین مشتہر کرکے شائع کرا دیجئے گا -

(۱) خلفاء راشدین کا کیا مذہب تھا - (۲) ائمہ اربعہ کا کیا مذہب تھا (۳) جو مذہب ان بزرگان دین کا تھا وہی مذہب ہر مسلمان کا ہو تو کیا مضایقہ ؟

راقم سلامت علی بجواری از سیوان ؛

اخبار نہ پہنچنے کی شکایات

آجکل اخبارات نہ پہنچنے کی عام شکایات ہو رہی ہے - اہلحدیث کے بعض قدردان ہمکو از راہ لکھا کرتے تھے کہ اخبار وطن وکیل وغیرہ ہمکو برابر ملتا ہے مگر اہلحدیث ہی نہیں ملتا - گو ہم ان کو جواب دیتے تھے - کہ ہمارا اس مین قصور نہین - لیکن شاید ان کو باور نہ ہوتا ہوگا - اسدفعہ وطن نے بھی چیخ پکار کی ہے - کہ دو سو خطوط شکایتی آئے ہین کہ یکم فروری کا وطن نہین ملا - اہلحدیث کے یکم فروری کے پرچے بھی بہت گم ہوئے ہین - پس ناظرین بجائے اسکے کہ مہتمم اہلحدیث پر بدگمانی کرین اسکا تدارک اصطلاح کیا کرین - جو اہلحدیث مین ہمیشہ لکھا جاتا ہے - اہلحدیث اور اطبار رونق سے بڑہکر اپنی صفائی کا ثبوت دینے کو ہمیشہ لکھا کرتا ہے کہ جس صاحب کو اخبار نہ ملے - وہ اسی ہفتہ کے اندر اطلاع کرین - تو دوسرا پرچہ ہمراہ آئندہ پرچہ کے بھیجا جائیگا اگر وہ دیر سے کرینگے تو گمشدہ پرچے پر ٹکٹ بھیجے جائینگے چنانچہ ہر ہفتہ اس پر عمل بھی ہوتا ہے - تاہم ہمارے بعض قدردان دو تین ماہ کے بعد اتنا لکھدیتے ہین - کہ اخبار اتنے دنون سے نہین آتا - خدا معلوم اہلحدیث تو حضرات انبیا علیہم السلام کے حق مین بھی علم غیب کے قائل نہین - مگر ان حضرات کو مشیر اہلحدیث کی نسبت یہ خیال کیسے ہوتا ہے - کہ ہم اوسکو خبر بھی کرینگے تو ہی وہ جان جائیگا - کہ اخبار اتنی مدت سے فلان شخص کو نہین ملا - اسلئے اس دفعہ وضاحت سے لکھا جاتا ہے - کہ دفتر پر کسی قسم کی بدگمانی نہ کیا کرین اخبار ہر ایک صاحب کو برابر جاتا ہے - ڈاکخانہ کی کوتاہی سے اگر نہ ملے تو ایک روز انتظار کرکے فوراً اطلاع دیا کرین - مگر اپنا نمبر خریداری اور نمبر یا تاریخ پرچہ گمشدہ کا بتلانا بھی ضروری ہے - اگر اسی ہفتہ دبتلا دینگے - تو بیرنگ بھیجا جائیگا - محصول ڈاک اس دیر کے بدلے مین ہرجانہ سمجھین - نیز ایک شکایتی کارڈ فوراً اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو بیرنگ لکھدیا کرین - کارڈ کی پیشانی پر (شکایت ڈاکخانہ) ضرور لکھا ہو - اندر اسکے لکھدین - کہ ہمارا اخبار اہلحدیث ہمکو فلان تاریخ کا نہین ملا - مہربانی کرکے اسکا انتظام فرمادین کہ باقاعدہ ملا کرے ؛

مکرر واضح رہے - کہ اہلحدیث اپنی صفائی بتلانے کو ہر وقت مستعد ہین مگر اطلاع کا پہنچنا شرط ہے ؛

عام قاعدہ چہار دو سرے ہفتہ اطلاع آنے پر اخبار دوبارہ مفت تیسرے ہفتہ از قیمت

ahmadmuslim.de

آریوں کے خلاف عقل عقائد

(از نامہ نگار)

اہل علم پر مخفی نہیں کہ ہر اسم اپنی صفات مخصوصہ سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور یہی صفات ہیں اسماء کے وہ ذریعہ تفریق و امتیاز ہوتے ہیں۔ فرق مراتب وصف خاص میز باطل ہے۔ اس بحث کو ہم بالکل عام فہم کرنے کے لئے ایک مثال کے ساتھ ساتھ بیان کرتے ہیں۔ فرض کرو۔ کہ آریہ وہ شخص ہو۔ جو ویدوں کا عالم و عامل ہو۔ یعنی ہر انسان کا آریہ ہونا دو صفات پر موقوف ہو ایک ویدوں کا علم دوسری ویدوں پر عمل۔ پس جس شخص میں یہ دونوں وصف نہ ہوں یا ایک ہو۔ دوسرا نہ ہو وہ آریہ نہیں بالکل اسی طرح۔ فرض کرو کہ قدیم وہ ذات ہے جس میں اوصاف ذیل ہوں۔ غیر مخلوق۔ قائم بذات خود۔ صفات اکمل بذاتہ۔ ہمیشہ یکساں حالت پر رہنا۔ انانیت رکھنا وغیرہ۔ اب ہمارا مطلب ظاہر ہے کہ جس طرح ہر ایک آریہ میں دونوں اوصاف مخصوصہ مذکورہ کا موجود ہیں۔ اسی طرح ہر ایک قدیم میں بھی اوصاف مذکورہ بالا جمع ہوں۔ لیکن بخلاف اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ پارٹی کے تعلیم یافتہ لوگ بھی متعدد افراد کو قدیم مانتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قدیم کیواسطے علیحدہ علیحدہ اوصاف مقرر کر رکھے ہیں۔ جنکو سنکر ایک معمولی عقل والا بھی صاف کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ خلاف عقل ہے۔ اب ہم علیحدہ علیحدہ ہر ایک قدیم کے اوصاف جو آریہ پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ نے مقرر کئے ہیں۔ نمبروار ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ماخوذ از ستیارتھ پرکاش اڈیشن اول سنہ ۱۸۹۹ء

نمبر	نام قدیم	اوصاف	نوٹ قابل غور آریہ مہاشیہ
اول	ایشور یا خدا	ہستی مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق ہمہ دان۔ بے شکل۔ محیط کل۔ لا انتہا۔ جنم نہ لینے والا۔ قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام کائنات کو پیدا کرنیوالا۔ تمام کائنات کو قائم رکھنے والا۔ تمام روحوں کو انصاف سے سزا و جزا دینے والا۔ منزہ از حدوث و فنا۔ پاکیزگی۔ رفعت۔ دکھ و سکھ یعنی رنج و راحت سے استغنا۔ جسم کی احتیاج نہ رکھنا۔ طاقت غیر متناہی۔ قائم بذات۔ دائم الصفات۔ انانیت۔ صفات اکمل بذاتہ۔ غیر مخلوق۔ غیر معلول وغیرہ۔	جو غیر معلول یا غیر مخلوق ہے۔ وہ مجبور نہیں مختار ہے۔ جو فانی نہیں اسکے اوصاف بھی فانی نہیں۔
دوم	جیو یا روح	ہستی۔ علم۔ عزیز آفرینی۔ خواہش۔ نفرت۔ رنج و راحت کا محسوس کرنا۔ محدود العلم۔ ذی شعور۔ پرورش کرنا۔ کام کرنے میں خود مختار۔ نتیجہ بھگتنے میں تابع مرضی ایشور۔ وفادار۔ پاک کا بیوت۔ گہری نیند میں آنا۔ اولاد پیدا کرنا۔ اور پرورش کرنا۔ علوم و حرفت وغیرہ اچھے برے کام کرنا۔ جد و جہد۔ طاقت۔ گریہ و زاری۔ ناخوشی۔ امتیاز۔ محدود المقام۔ جنم لینا۔ دم کی ہوا کو باہر نکالنا۔ اندر لینا۔ آنکھ کو بند کرنا کھولنا یا دیکھنا۔ انانیت۔ حرکت۔ بھوک۔ پیاس۔ خوشی۔ غم وغیرہ۔	وصف قدامت کے ذیل میں ان اوصاف کی کہاں تک گنجائش ہے۔ غیر فانی کے ازلی اوصاف۔ قدیم کے عوارض کا الحاق خود لیہ بستہ و موکش یعنی قید و رہائی و مجبوری اختیار۔
سوم	پرکرتی یا مادہ	بے شعور مطلق۔ بے انانیت	وصف قدامت کے ذیل میں ان اوصاف کی کہاں تک گنجائش ہو

ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ یہ صرف ایک وصف قدامت ہے۔ جسکی تعریف مختلف مقامات پر مختلف بیان کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مجموعہ کا نام علیحدہ علیحدہ بغرض تفریق و امتیاز رکھدیا ہے تاکہ کوئی مہاشہ ایشور کو جیو اور جیو کو پرکرتی یعنی مادہ اور مادہ کو ایشور نہ خیال کر سکیں اور ہمنے ذریعہ آسانی اس میں یہ کردی ہے کہ نمبر ترتیبی دیئے ہیں لہذا اب کوئی مہاشہ بلحاظ اختلاف اوصاف قدیم نمبر اول کو قدیم نمبر دوم اور نمبر دوم کو قدیم نمبر سوم اور سوم کو اول نہیں کہہ سکتے۔ اور ہم اپنی اصطلاح میں بھی ان تینوں قدیموں کے درمیان نمبر ترتیبی سے فرق کر سکتے ہیں۔

پس یہی اصول ہے جس سے کہ آریہ مہاشوں نے وصف قدامت کے تین کلاس مقرر کئے ہیں۔ ہم وصف آریہ کے بھی تین یا چار کلاس بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

(ماخوذ از ستیارتھ پرکاش)

نمبر	نام آریہ	اوصاف
1	برہمن	پڑھنا۔ پڑھانا۔ یگ کرنا کرانا۔ دان لینا دینا۔ دل سے برے کام کی خواہش نکرنا نہ اوسکو ادہرم میں راغب ہونے دینا۔ کان و آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی سے روکنا۔ ہمیشہ برہمچاری کے مانند نفس پر قادر ہونا۔ پاکیزگی۔
2	چھتری	انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت نیکوں کی عزت۔ بدوں کی تنبیہ

۳		کرنا ہر طرح سے سب کی پرورش کرنا۔ دان یعنی ودیا دہرم مین غربت اور مستحق لوگون کی خدمت مین دولت وغیرہ صرف کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگ کرنا۔ وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا۔ عیاشیوں مین نہ پہنسنا۔ نفس پر قادر رہنا۔ سینکڑون ہزاروں سے کبھی جنگ کرنے مین اکیلے کو خوف نہ ہونا۔ ہمیشہ عاجزی سے مبرا۔ بہادر مستقل مزاج رہنا۔ متحمل ہونا۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار مین اور سب شاستروں مین نہایت ہوشیار رہنا۔ جنگ مین بہی مضبوط بیخوف رہکر اُس سے کبھی نہ ہٹنا نہ بہاگنا یعنی اس طرح لڑنا جس سے یقیناً فتح ہو۔ آپ بچے۔ اگر بہاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو۔ تو ایسا ہی کرنا۔ خیرات کرنیکی عادت رکھنا۔ طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا۔ سوچکر دینا۔ وعدہ کا ایفا کرنا۔ اور اسکو کبھی نہ ٹوٹنے دینا +
۳	ویش	گائو وغیرہ حیوانوں کی پرورش ترقی کرنا۔ علم و دہرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا۔ وید وغیرہ شاستروں کا پڑہنا۔ سب قسم کی تجارت کرنا۔ سود مقررہ تعداد سے زیادہ نہ لینا۔ کاشتکاری کرنا +
۴	شودر	شودر کو چاہئے کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑکر برہمن۔ چہتری۔ ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے + اول سے تین کلاس تک انسان کہلاتا ہو اور چوتھی درجہ کا آریہ شودر کہلاتا ہے ۱۔

اس موقع پر ایک واقعہ یاد آگیا۔ ایکروز کا ذکر ہے۔ کہ کسی مہاشہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر برہمن چہتری ویش تینوں اوصاف کا جامع جو شخص ہو۔ تو اوسکو کونسا ورن دیا جائیگا۔ بجواب اسکے مہاشہ نے فرمایا کہ تینوں صفات کا جامع آج تک کوئی نہوا ہوگا۔ مین اسجگہ پر جو یہ نظیر لایا ہوں اپنی دلیل کو عام فہم کرنے کی غرض سے اور وہ یہ ہے کہ ہر خاص و عام پر یہ امر واضح ہے کہ برہمن چہتری اور چہتری ویش اور ویش شودر اور شودر برہمن نہیں کہا جاسکتا اور بلحاظ نمبر ترتیبی کے آریہ نمبر اول نمبر دوم اور نمبر دوم نمبر سوم اور نمبر سوم نمبر چہارم نمبر اول نہین مانا جاسکتا۔ کیوں صرف مختلف اوصاف رکھنے کے باعث۔

اصول موضوعہ

جو چیزیں نابرابر چیزون سے علیحدہ علیحدہ برابر ہوں گی۔ وہ بہی آپس مین نابرابر ہونگی۔ باہم مختلف اوصاف رکھنے والی چیزوں سے علیحدہ علیحدہ جو چیزیں موافق ہوتی ہین۔ آپس مین مختلف اوصاف رکھتی ہین۔ اور مختلف متضاد اوصاف کی چیزیں باہم اختلاف اوصاف کے باعث کبھی ایک وصف خاص سے موصوف نہیں ہوسکتیں۔ پس باسانی یہ نتیجہ صریح نکلا۔ کہ جس طرح برہمن چہتری۔ ویش۔ شودر چاروں ورن مختلف اوصاف رکھنے کے باعث باہم مختلف ہین اور کسی ایک وصف خاص یعنی وصف آریہ سے متصف نہین ہوسکتے۔ اسیطرح ایشور جیو و مادہ بہی مختلف اوصاف رکھنے کے باعث باہم مختلف ہین اور باہمی اختلاف کے باعث کسی ایک وصف خاص یعنی وصف قدامت سے تینوں منسوب نہیں ہوسکتیں اور یہی ہم ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اب رہا یہ امر کہ ان تینوں سے کوئی ایک قدیم ہے۔ یا نہیں یا اگر ہے تو کون ہے یہ دوسری بحث ہے۔ اسلئے ہم اسکو یہاں نہین بیان کرینگے +

لطیفہ۔ ایک دیہاتی زمیندار اپنے آخری وقت میں اپنے لڑکے کو یہ وصیت کر گیا کہ بیٹا جب کبھی تمہارے مکان پر کوئی مہمان آئے تو اول اسکی بڑائی بیان کرکے تعریف کرنا۔ بعدہ اسکی حتی الوسع خاطرداری کرنا۔ سادہ لوح پسر نے اپنے باپ کی وصیت کو لوح دل پر ایسا کندہ کیا کہ ہمیشہ جب کوئی مہمان اوس کے یہاں آتا۔ اوسکی بڑائی سب سے پہلے ان الفاظ مین بیان کرتا کہ آپ سب سے بڑے ہین۔ حسن اتفاق سے ایک روز اوس کے یہاں دو مہمان جو باہم باپ و بیٹے کی نسبت رکھتے تھے۔ آئے سادہ لوح لڑکے نے اول باپ سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ آپ سب سے بڑے ہین؟ بعدہٗ بیٹے سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ سب سے بڑے ہین۔ اس پر باپ نے ناراض ہوکر کہا۔ کہ میرا بیٹا بھی مجھ سے بڑا ہے۔ سادہ لوح لڑکے نے جواب دیا کہ مین تمہیں جانتا۔ مین صرف اپنے والد کی وصیت پر عامل ہون اور دیکہو سوامی جی کی وصیت ماخوذ از ستیارتھ پرکاش۔ سب ایشور اور جیو یعنی باپ اور بیٹا وغیرہ کا رشتہ مانتا ہوں صفحہ ۲۴۴۔ ایشور و جیو اور کائنات کی علت مادی پرکرتی یہ تینوں چیزیں ازلی یعنی قدیم ہین صفحہ ۲۴۷۔ ہماری رائے مین یہ صرف آریہ مہاشوں کا خیال ہے کہ سوامی جی صاحب روح و مادہ کو مثل ایشور کے ازلی مانتے تھے۔ حالانکہ سوامی جی صاحب نے بعد غور و فکر اس امر کو بخوبی سمجھ لیا تہا۔ کہ روح و مادہ ازلی و غیر فانی و قائم بالذات خود

نہیں۔ چونکہ قبل از معلومات ضروریہ وہ اس امر کا اظہار صاف الفاظ میں کر چکے تھے کہ روح و مادہ ازلی ہے اس لئے بعد کو جو راگ انہوں نے ظاہر کی وہ گو صاف الفاظ میں نہیں ہے۔ تاہم اُس کے معنی پر ذرا سا غور کرنے سے واضح ہے۔ کہ وہ روح و مادہ کا مخلوق و حادث ہونا تسلیم کر گئے ہیں ستیارتھ پرکاش میں ہے! یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اور اکاش کے شال تہا۔ اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود ہوا اور اُس سے محاط تہا۔ بعد ازاں پرمیشور نے اسکو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا۔

نوٹ قابل غور آریہ مہاشہ! کیا ازلی و غیر فانی کی حالت ہمیشہ یکساں نہیں رہتی؟

۲۔ کیا مادہ و روح کا مثل اکاش ہو جانا اپنی اصلی حالت پر قائم نہ رہنا اور فنا ہونا نہیں ہے۔

۳۔ اکاش سے روح و مادہ و تمام کائنات کا ظہور نیستی سے ہستی کا ہونا نہیں ہے۔

۴۔ یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا بشکل رات ناقابل تمیز اکاش کے مثال اسی طرح سے تہا جس طرح سے کہ یہ مضمون روشنائی و کاغذ بنانے میں قبل سے پیشتر ظاہر کرنیکو مخفی تہا یا کسی اور طرح سے؟

ہمارے ان سب اعتراضات کا جواب آج تک آریہ مہاشوں نے کچھ نہیں دیا۔ البتہ صرف یہ عذر پیش کیا ہے کہ جو بزعم اُن کے جواب ہے کہ اگر ہم فانی ایشور کو قدیم و ازلی مانیں۔ اُس کی رعایا روح و مادہ کو ازلی نہ جانیں۔ تو ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اور بیکار محض معدوم کے مثل ہے۔ اور یہ ایشور کر واسطے دوش ہے۔ دوسرے اگر یہ دو چیزیں ایشر کے ہمراہ نہ ہیں۔ تو دنیا کس طرح پیدا ہو۔ کہاں سے دنیا کا مادہ اور کس جگہ سے روحیں لائی جائیں اسکا جواب فی الحال مختصر لفظوں میں ہم یہ دیتے ہیں کہ تمہارے عقیدہ سے اسوقت بھی ایشور کی ہستی بیکار محض ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ روح و مادہ و قانون قدرت ان تینوں کو آپ ازلی و غیر فانی مانتے ہیں۔ پس بتلایئے ان تینوں کی موجودگی میں اب ایشور کی کیا ضرورت باقی رہی۔ اسی وجہ سے ایشور کی ہستی کو آپ محض برائے بیت مانتے ہیں۔ تھوڑا سا غور کرنے کے بعد ضرور آپ ایشور کی ہستی کو مفاضلات میں سمجھ کر غور کرینگے اور سیدھی دہریت کی راہ لینگے۔ پس اس ہستی کو ایشور مانو جو اپنی ہستی کے قیام میں غیر کی محتاج نہیں۔ دنیا کے ہونے یا نہ ہونے سے اُس کی ہستی ہمیشہ ذات

صفات میں کمی بیشی۔ نقص و زوال کو گنجائش نہیں ہے۔ نیستی سے ہستی کرنا خدا کی خاص صفت خالقیت ہے جو دوسرے میں نہیں اگر نیستی سے ہستی نہیں۔ تو صفت خالقیت ندارد ہے۔ سوچو اور غور کرو کہ خالقیت کس کو کہتے ہیں جو خدا کے واسطے مخصوص ہے۔ اسی وجہ سے تم کو اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور نظیر تلاش کرنا ہی تمہارا عبث ہے۔ اس لئے کہ بے نظیر کے صفات بھی بے نظیر ہوتے ہیں اور سنئے آریہ مہاشوں کے تعلیم یافتہ گروہ نے صرف انہیں تین مذکورہ بالا کی قدامت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علاوہ اس کے چار کو اور قدیم مانتے ہیں اور طرفہ تر یہ کہ تین قدیم مسبوق الذکر کو غیر مخلوق اور ذیل کے چار قدیم کو مخلوق مانتے ہیں۔

اور وہ یہ ہیں!۔

نمبر	نام قدیم	کیفیت
۴	ونیا کی پیدائش وفنا کا دور تسلسل	یہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۲۔ اقوال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اور نوٹ صفحہ مذکور دور بھی مثل تسلسل باطل ہے۔ چونکہ ہر ایک دنیا کی ابتدا ضرور ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اقوال سے بنتی ہے۔ ایسے دنیاؤں کا مجموعہ جس سے دور بنتا ہے ضرور ابتدا رکھتا ہے (اصول) غیر فانی چیزوں کا مجموعہ بھی فانی ہوتا ہے اور ابتدا انتہا رکھنے والی چیزوں کا مجموعہ بھی ابتدا انتہا رکھتا ہے
۵	وید	وید کے اندرونی مضامین وید کو مخلوق ہونا تسلیم کرتے۔ اور وید قدامت سے گراتے ہیں تاہم اس کے قدیم ہونے کا ثبوت دور تسلسل کے قدیم ثابت ہونے پر منحصر ہے۔
۶	آریہ	ویدکی قدامت وید کے ماننے والوں کی قدامت سے خبر دیتی ہے۔ اس لئے وید کی قدامت ثابت ہونے پر آریوں کی قدامت منحصر ہے
۷	شودر	آریوں کی قدامت شودروں کی قدامت پر دال ہے اس لئے آریوں کی قدامت ثابت ہونے پر شودروں کی قدامت منحصر ہے

اسی طرح اور بھی عقل کے خلاف عقائد آریہ پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ نے گھڑ رکھے ہیں جس کی فہرست بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ روح بغیر جسم کے کوئی فعل نہیں کر سکتی۔ لیکن روح کو جسم اُس کے افعال کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

ahmadimuslim.de

۲. الہام بغیر افعال نہیں اور افعال بغیر الہام نہیں +

۳. سبب و نتیجہ اور شرط و جزا دونوں ایک ہیں ۔

۴. ایشور بغیر دنیا کے نہیں اور دنیا بغیر ایشور کے نہیں +

۵. دُنیا دار جزا ہے دار العمل نہ معلوم کہاں ہے ۔

۶. پانی کی سردی اور آگ کی گرمی ایشور دفع نہیں کرسکتا ۔ لیکن قادر مطلق ہے +

۷. ایشور ہر شئے کے اندر موجود ہے لیکن غیر محدود ہے +

۸. عقد بیوگان میں جو بیوہ شوہر کے پاس جاچکی ہو ۔ اوسکو عقد ثانی کا حق حاصل نہیں ۔ لیکن جو بیوہ شوہر کے پاس نہ گئی ہو ۔ اوس کو عقد ثانی کا حق حاصل ہے +

۹. بیوہ عورت یا خاوند والی عورت بلحاظ ضرورت دس غیر مردوں سے اولاد حاصل کرلے +

۱۰. قانون قدرت و روح و مادہ تینوں ازلی و غیر فانی ہونے کے باوجود ایشور کی ضرورت تسلیم کرنا +

۱۱. دنیا کی ابتدا انتہا نہیں ۔ لیکن وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے +

۱۲. غیر شخص کے نطفہ سے پیدا شدہ بچہ دوسرے کی نسل و گھر و جائداد کا مالک ہوسکتا ہے +

پس ہم اس مہاتما پارٹی کے تعلیم یافتہ گروہ سے عرض کرتے ہیں کہ کیا خوشنما صندوقچوں میں اپنی اسناد کے ہمراہ اپنی اعلیٰ درجہ کی فہم و فراست کو بھی مقفل کردیا ہے ۔ ملک کی علمی ترقی کا باعث ہو ۔ تمہارا علم ملک کے فخر کا ذریعہ ہے عوام الناس تمہارے چہروں کی طرف اس امید پر ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے منہ سے جو کچھ نکلے اس کے ساتھ صرف ہاں کہدینے میں ہماری دونوں جگہ میں بھلائی ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ آپ تحقیق سے کام نہ لیں اور تقلید کے جال سے باہر قدم نہ نکالیں فقط

(راقم خاکسار زمان احمد یار خاں از ملتان)

(ایڈیٹر ۔ مضمون وزن کرکے بھیجا کریں باوجود ٹکٹ لگنے کے محصول دینا پڑا)

تفسیر ثنائی اردو

جلد اول عہ جلد دوم ۱۲ جلد سوم عہ جلد چہارم عہ چاروں جلد یکمشت قیمت ہے محصول ڈاک (سے)

بغیر اس کے کام نہیں چلتا

مارچ کے مہینے میں جن جن احباب کی قیمتیں ختم ہیں

حسب دستور ان کے نمبر مع پتہ کے ذیل درج ہیں ۔ جو صاحب کسی وجہ سے وی پی لینا نہ چاہتے ہوں یا خدانخواستہ اخبار سے انکار ہو ۔ یا کسی خاص وجہ سے وی پی کا التوا چاہتے ہوں ۔ وہ مہربانی کرکے اطلاع دیں ۔ خاموشی میں ناحق مطبع کا نقصان نہ کریں +

غریب فنڈ میں جن صاحبوں نے کچھ دینا ہو ۔ یا چاہتے ہوں کہ قیمت کے ساتھ ہی اس چندہ کی بھی اجازت بخشیں + (مینیجر)

نمبر خریدار	مقام	نمبر خریدار	مقام
۱۱۲	گورداسپور	۵۱۹	لاہور
۱۶۵	امرتسر	۲۲۳	بانکی پور
۲۲۲	بانسی	۲۲۷	کانپور
۲۲۹	نہر جہلم	۲۲۸	شاہجہانپور
۲۵۹	مدراس	۲۳۷	ہنگولی
۲۶۰	بیاس ضلع امرتسر	۲۳۹	شولاپور
۲۶۳	جنجہ کلاں (منٹگمری)	۲۴۱	دولی پور
۲۶۹	سوکنی گاؤں (اوان)	۲۴۳	احمد نگر
—	—	۲۴۴	بھیسنہ
۲۷۲	بمبئی	۲۴۵	مونگیر
۳۱۳	روپڑ	۲۴۶	کراچی
۲۸۸	امرتسر	۲۴۷	پوسٹ گڈاپا مدسار
۳۱۳	رانی ساگر (آرہ)	۲۴۸	میانگو (دکن)
۲۸۰	دہلی	۲۴۹	کوہ کمتسہر
—	—	۲۵۰	مندرو (پٹنہ)
۲۸۲	علیگڈھ	۲۵۱	سیندوریجا (ارلق)
۲۹۰	زرنگو رسالن	۲۵۲	پگہرو (مظفرنگر)
۲۹۸	ماوہ یائے (دربھنگہ)	۲۵۳	موضع سیلاڈ (سارن)
۵۰۱	راولپنڈی	۲۵۴	مچھلی شہر
۵۰۲	اجمیر	۲۵۵	کرتنا (مرزاپور)

۸۵۷	سہرانیان (سونپور۔ گیا)	۸۹۰	چاپی غضان
۸۵۸	جمالپور (پرمانان لودیانہ)	۸۹۱	سکھو چک
۸۶۲	ڈلیہ کیمپ (احمد آباد گجرات)	۸۹۲	جالندھر
۸۶۷	بنارس	۹۰۷	سشیو پور (بنارس)
۸۸۲	جگ لپور	۹۰۹	مجیٹھہ
۸۸۳	پانڈی پی	۹۲۰	ہردوئی
۸۸۴	دادرنی تعلقہ سیل کوٹ	۹۸۰	کوٹلا ضلع امرتسر
۸۸۷	شیر بہادر تعلقہ نوشہرہ فیروز	۹۸۳	بدالیان

واجبی عذر

۱۸۔ جنوری کے پرچہ میں ایک سوال نمبری ۱۰۱ کی جواب میں یوں لکھا گیا ہے کہ۔

"علماء اور صلحا کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں"

اس جواب میں "نہیں" کا لفظ غلط چھپ گیا ہے بجائے نہیں کے "ہے" سمجھنا چاہیئے۔ میں ۲۸ جنوری کو علی گڈھ کالج کے جلسہ میں گیا ہوا تھا پیچھے مذکور پرچہ چھپا اور ویسے ہی شائع ہوا۔ اب ایک کرمفرما کے لکھنے پر میں نے دیکھا تو تصحیح مناسب سمجھی۔ مشکوۃ کے باب الایمان فصل ثانی میں بھی ایک حدیث ہے۔ کہ یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پیروں کو چوما تھا۔ کیا اچھا ہوتا کہ کرمفرما مذکور بجائے بدگمانی اور بدزبانی کے براہ راست دریافت فرمالیتے۔ تاہم شکریہ کے مستحق ہیں۔

آریہ سماج امرتسر

ہندوستان کی کل آریہ سماج اور امرتسر کے خصوصاً اب اس بات کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں کہ ہماری (آریہ کی) حدود دارلیہ محفوظ نہیں اور اسلامی گولوں کی زد سے آجتک آریہ عمارت بوسیدہ ہو چکی ہے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اب مرمت ہو سکے اسلئے انہوں نے بہت سوچ بچار کے اب یہ تجویز نکالی ہے کہ بجائے اسلام پر ہی اعتراض کرو اور مسلمانوں کو موقع ہی نہ دو۔ کہ آریہ پوزیشن پر اعتراض کریں۔ چنانچہ امرتسر کی آریہ سماج نے اس سال کے جلسہ پر (جو ۲۲ سے ۲۴ فروری کو تہا) یہی چالاکی کی۔ کہ مسلمانوں سے دو گھنٹہ مباحثہ کیلئے رکھو۔ مگر مضمون ہجائز رکھے کہ مسلمانوں کو موقع نہ دیتے۔ کہ وید کی تعلیم پر اعتراض کریں۔ خود ہی مضمون "شفاعت" تجویز کر کے مشتہر کر دیا۔ کیا اس کو منشاء صرف یہ نہیں کہ اب آریہ سماجی اپنی کمزوری کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں شاید اسی لئے اب یہ کی دفعہ وہ دار اشعار بھی اشتہار پر نہیں لکہا ہو ہے

نقارہ دہرم کا بجتا ہے آخر جبکہ بجی جاوے + صداقت وید اقدس آزمائے جس کا جی چاہے

علاوہ اس مذہبی کمزوری کے اخلاقی بزدلی کا یہ حال ہو۔ کہ ۲۲۔ فروری کا مباحثہ کا اشتہار ۲۰۔ فروری کو دوپہر کے وقت سے تقسیم کرنا شروع کیا اور اس میں لکھا کہ مباحثہ کرنیوالے دو روز پہلے اطلاع دیں "من چہ میگویم و طنبورہ من چہ میگوید"۔ چونکہ آریہ سماج کی نیت میں فتور معلوم ہوتا تہا۔ اس لئے انجمن خادم اسلام میں (جو خاص کر متعلق مسلمانوں کے مختلف خیالات کے افراد کا مجمع ہے جنمیں خاکسار اور اڈیٹر اہل فقہ بھی شریک ہیں) یہ تجویز پاس ہوئی کہ آریوں کے مباحثہ کیلئے وہاں جایا جاوے کیونکہ آریہ لوگ اپنی کمزوری کو محسوس کر کے تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرینگے۔ اس لئے باقاعدہ مناظرہ کرنے کو کوئی نہ گیا۔ ایک صاحب حکیم عبدالحق سرسری طور پر گئے۔ آخر وہی بات ہوئی۔ جو خیال کی گئی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ چونکہ سوال تمہاری طرف سے ہوگا۔ اس لئے آخری تقریر جوابی ہماری طرف سے ہوئی۔ مگر آریہ سماجی جو اپنی کمزوری کو پہلے ہی محسوس کر چکے تھے پریزیڈنٹ نے جو با وجودیکہ تعلیمیافتہ ایم اے اور وکیل تھے مگر آخر تھے تو آریہ۔ اسلئے انصاف سے بہت ہٹ کر انہوں نے یہی کہا کہ نہیں۔ ابتدائی تقریر بھی ہماری ہوگی اور آخری بھی ہماری اس لئے سب مسلمان اوٹھکر چلے آئے حکیم صاحب کے چلے آنے کے بعد ایک طالبعلم نادرشاہ نے آریوں کی بے انصافی کو بھی منظور کر کے مباحثہ کیا جسکی بابت سامعین کا بیان ہے۔ کہ اچھا کیا +

امرتسر کے اہل الرائے حیران ہیں کہ ابھی گذشتہ ہی کا ذکر ہے کہ مسٹر گوکھلے اسی شہر میں بلکہ اسی بندوماترم ہال میں ہندو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر لیکچر دے گئے ہیں۔ ان کی جانشینی یہ ہو کہ آریوں نے اپنی ساری کوشش کر کے خلاف ہندوؤں اور مسلمانوں کو مباحثہ کا چیلنج دیدیا اور وہ بھی ترکیب بددیانتی اور بے ایمانی سے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ آریہ سماج اپنے بانی (دیانند جی) کی چال پر چلتی ہے جس طرح ان کے بہاتما پرمشش کی زبان اور قلم سے کوئی قوم اور کسی قوم کے بزرگ نہیں چھوٹے۔ اسی طرح ممکن نہیں۔ کہ آریوں سے چھوٹ سکیں ے

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

معذرت:۔ بوجہ تسلسل مضامین کے فتوے درج نہیں ہوسکے (مینیجر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

نواب صاحب بہاولپور حج کو تشریف لے گئے تھے واپسی کے وقت عدن میں بمرض نمونیا انتقال کر گئے انا للہ۔ مرحوم جوان صالح پچیس ۲۵ برس کی عمر میں تھے سلطان پنجاب کو طور اور ریاست بہاولپور کو خصوصاً آپ کی ذات سے بہت کچھ توقع تھی۔ خدا مرحوم کو بخشے۔ ایک بچہ جس کی دو برس کا ہے خدا اسکو باپ کا حقیقی جانشین کرے۔

افسوس اہلحدیث کانفرنس کے معزز رکن اور اہل دہلی کے محترم بزرگ مولوی عبد المجید صاحب مالک مطبع انصاری بعمر ۶۰ انتقال کر گئے دہلی میں مذہبی مباحثات میں دلچسپی رکھنے والے ایک مولوی صاحب مرحوم ہی تھے۔ ناظرین اہلحدیث سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ پڑہیں اور دعا کریں۔ اللھم اغفرلہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ وفا ... خیرا من اہلہ

میاں محمد رمضان صاحب تاجر کتب جالندھر کی والدہ اور ماموں فوت ہو گئے ناظرین اہلحدیث سے جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کے لئے التجا کرتے ہیں اللھم اغفرلہما۔

علی محمد رامدتا تاجران کتب لاہور کو خواب کی اشاعت پر گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ دو سو روپیہ انعام ملا۔

توسیع قیام بمبئی۔ پروگرام کے مطابق امیر صاحب بمبئی سے ۲۰ ماہ حال کو روانہ ہوتے مگر امیر صاحب نے اپنا ارادہ بمبئی میں زیادہ قیام کرنے کا ظاہر فرمایا۔ ۲۵ ماہ حال کو پیر کے روز آپکا بمبئی سے کراچی کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ ہے۔

نماز جمعہ۔ امیر صاحب نے ۲۲ ماہ حال کو سر لارنس جنکنس چیف جسٹس ہائیکورٹ بمبئی کے ہمراہ کھانا کھایا اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے ذکریا مسجد میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں موٹر کارخانہ میں جا کر کرتب دیکھے

امیر صاحب کی تشریف بری کا انتظام:۔ سر ہیرلڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی پشاور میں امیر صاحب کی واپسی پر ان کا استقبال کریں گے ہر مجسٹی اور ان کے خدم و حشم کے سفر کے لئے درہ خیبر میں انتظام مکمل کیا جا رہا ہے بمرود سے لنڈی کوتل تک منزل طے کرنے کی ابھی تک کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

امیر صاحب نے گورنمنٹ آف انڈیا سے مسٹر ہیڈن متعلقہ جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ کی خدمات مستعار لے لی ہیں۔ مسٹر ہیڈن امیر صاحب کے ہمراہ کابل جائیں گے۔ ان سے افغانستان میں قیمتی دھاتوں کی کانوں کے دریافت کرنے کا کام لیا جائیگا۔

امیر صاحب کا اپنے علاقہ کے سرحدی مقام ڈکہ میں اسی تاریخ واپس پہنچنے کا ارادہ ہے کہ جو تاریخ واپسی ابتداً مقرر ہوئی تھی۔ پشاور سے ڈکہ تک امیر صاحب کسی منزل میں قیام نہیں کریں گے۔ گھوڑے کی سواری پر پشاور سے ڈکہ تک ایک منزل فرمائیں گے۔

جاپانی جنگی جہازوں کا ایک بیڑہ امریکہ کے مقبوضہ جزیرہ ہونولولو میں وارد ہوا۔ جاپانی افسروں نے امریکن افسروں سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ بندرگاہ جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ ۵ ہزار جاپانیوں نے اپنے ہموطنوں کا خیر مقدم کیا

نیویارک میں برقی ریلوے ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہوئے پٹری سے اتر کر الٹ گئی۔ اس میں زیادہ عورتیں سوار تھیں۔ اس صدمہ سے ۲۶ عورتیں مر گئیں۔ اور ۱۰۰ زخمی ہوئیں

سلطان المعظم نے فہیم پاشا کو جن کی سخت ظالمانہ کارروائی کی شکایت جرمنی سفیر نے کی تھی۔ قسطنطنیہ سے جلاوطن کر کے مدانہ بھیجدیا۔ فہیم پاشا کے جاسوس اور سازشی بھی منتشر کر دئے گئے۔

سرحدی صوبہ کی ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے چالیس ہزار روپے سالانہ دینا منظور کیا۔

لفٹننٹ گورنری پنجاب کا چارج سر ڈنزل ابٹسن ۶ ماہ آئندہ کو بعد دوپہر سر چارلس ریواز سے لے لینگے۔

پنجاب کی پولیٹیکل ریاستوں کے رئیسوں سے ۳ اور ۵ مارچ کو سر چارلس ریواز الوداعی ملاقات و ملاقات باز دید کریں گے۔

جدید لفٹننٹ گورنر پنجاب سر ڈنزل ابٹسن ماہ آئندہ کے شروع میں کلکتہ سے لاہور آتے ہوئے راہ میں علیگڑھ کالج کا ملاحظہ بھی کرینگے۔

یورپ میں طوفان:۔ مغربی یورپ میں ایک ہولناک طوفان نمودار ہو گیا ہے۔ برطانیہ میں ابھی چل رہا ہے۔ تاروں کی آمد و رفت میں خلل واقع ہو گیا ہے۔

سردار ایوب خاں صاحب ۲۰ فروری کو ٹوکیو (جاپان) میں پہنچ گئے۔

ahmadimuslim.de

سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ
Sohdra

تیر بہدف دوائیں

برقی مسٹ اس بکس میں چار شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی سستی رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی میں ایک دوائی کی ہے جس سے اعصاب کو تقویت ملتی ہے اور بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت معہ محصول ڈاک

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائیں ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جوانی میں غلط کاریوں میں مبتلا ہوکر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت فی بکس

مومیائی ابتدائی اسل و دق۔ سوزاک ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر ہڈیاں وغیرہ کیلئے اکسیر اعظم ہے جو حضرات ہوش جوانی میں اپنی جوانی کو ضائع کرکے پچھتاتے ہوں انکے لئے بے نظیر دوائی ہے چوٹ کیسی ہی ہو اسکے لگانے سے درد کا فور ہوجاتا ہے اور بعد ازاں اسکے کھانے سے پہلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے قیمت فی تولہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

منجن مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کرنے میں عجیب اثر رکھتی ہے محافظ بصارت ہے قیمت معہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے خون کا گندہ ہونا ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے جان کانپ جاتا ہے آتشک۔ کنٹھمالا۔ پھوڑے پھنسی خارش وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بڑھکر کوئی چیز نہیں قیمت معہ محصول

نوٹ ہمارے ہاں ہر ایک مرض کی دوا مل سکتی ہے آرڈر لکھتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جاوے۔

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

آجتک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان دکانداری اور تجارت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست بھی ہے۔ مگر ہم نے نوجوانوں کیلئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص لوہاری بازار میں ایک دوکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دکان میں ہر قسم کا اعلیٰ مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیاں۔ پنسلیں۔ بٹن۔ آئینے۔ موم جامہ۔ سوتی اونی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ ٹرنک۔ بیگ ہر قسم۔ تولئے۔ ٹوپیاں ہر قسم کی چھتریاں۔ سگریٹ۔ دستانے۔ شیشہ لالٹین۔ کنگھیاں۔ عطر۔ کریم۔ عینکیں۔ گھڑیاں وغیرہ وغیرہ بمقابلہ دیگر دکانوں کے بکفایت اور بارعایت ملتے ہیں یہ لاہور میں پہلی دکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے لاہور کے رہنے والے تو بچشم خود ہماری تصدیق کرسکتے ہیں جو صاحب کسی طرح لاہور نہیں آسکتے وہ ہماری دکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دکان سے مال منگوائیں اور پھر ہمیشہ کیلئے مستقل گاہک نہ بن جائیں۔

نوٹ ہمارے اپنے کارخانہ میں جو جرابیں تیار کی جاتی ہیں وہ نفاست اور پائداری میں ولایتی جرابوں کو مات کرتی ہیں سوتی جراب فی درجن ریشمی جراب فی درجن ولایتی ریشمی ضرب سے اعلیٰ فی درجن۔ انگریزی چینی قلم قیمت ۱۲ر ۱۳۰ر ۱۴ر ۱۴ر عصر عصر تک مل سکتی ہیں

المشتہر
شیخ نظیر حسین سوداگر لوہاری بازار لاہور (پنجاب)

ضرورت ہے

دو تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے جو انگریزی اور اردو میں خط و کتابت اچھی طرح کرسکتے ہیں۔ تنخواہ بیس روپے
جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواست بھیجنی چاہئے

المشتہر
مینیجر شفا خانہ شاہی جوتی منڈی لاہور

حسب فرمائش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک کے اہلحدیث پریس میں چھپکر شائع ہوا!